جلد ۴۷ | مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۴۳ء مطابق ۱۷ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | نمبر ۱۷ اور ۱۸

ہماری مجلس مشاورت

(۵)

نظارت امور عامہ و خارجہ

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نظارت بیت المال کے بعد نظارت امور عامہ کے کام پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس صیغہ میں زندگی ہے۔ نظارت امور عامہ و خارجہ کا کام اپنی وسعت کے لحاظ سے بہت وسیع ہے۔ اس نظارت کے ناظر کو بہت بے آرام رہنا پڑتا ہے۔ گرمیوں کی چلچلاتی دھوپ میں اور سردیوں کی ایسی سردی میں جبکہ شدت زمہریر کی وجہ سے انسان صبح کے وقت منہ باہر نہیں نکال سکتا۔ ناظر امور عامہ اپنے آرام کو چھوڑ کر مارا مارا سلسلہ کی خدمت اور قومی مفاد کی غرض سے گھر سے باہر مختلف شہروں میں پھرتا رہتا ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ایسے اوقات میں جبکہ کوئی شخص بھی باہر نکلنا پسند نہیں کرتا۔ نظارت امور عامہ کا ناظر ہمارے لئے آرام ہوتا ہے۔ ان کا یہی فعل ایسا ہے کہ جو اس قدر قابل شکر گذاری ہے۔ کہ ہم پورے طور پر اس کا شکریہ ادا ہی نہیں کر سکتے۔ نظارت امور عامہ کے کاموں کے متعلق اگر پوری تفصیل سے لکھا جائے۔ تو اخبار کے محدود کالم اس کے متحمل ہی نہیں ہو سکتے۔ مگر ہم چند امور کو تو کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے۔ مثلاً

انسداد قحط

جنگ کی وجہ سے غلہ کی گرانی بلکہ نایابی کا گذشتہ سال یہ عالم تھا۔ کہ لوگوں نے آٹے میں لکڑی کا برادہ۔ سوکھی روٹیوں کا پسا ہوا آٹا۔ مٹی اور معلوم نہیں کس کس چیز کا آمیزش کیا۔ خالص غلہ تو بعض اوقات کسی بھی قیمت پر دستیاب نہ ہوتا تھا۔ ان حالات میں نظارت امور عامہ نے قادیان کی عام پبلک کے لئے غلہ کی فراہمی کے لئے بڑا شاندار کام کیا۔ ناظر امور عامہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نسبتی بھائی ہیں۔ اور اس طرح اپنے مقام کے لحاظ سے ہر طرح قابل عزت ہیں۔ وہ پبلک کے آرام کی خاطر سارا سارا دن بے آرام رہتے رہے۔ نہ صرف غلہ فراہم کرتے۔ بلکہ غلہ کو صاف کرانے اور پسوانے کے کام کی نگرانی بھی خود ہی کرتے تھے۔

کئی مرتبہ ایسا ہوا۔ کہ وہ دن بھر کی دوڑ دھوپ سے تھک کر چور ہو جاتے اور غلہ کی فروخت کی جگہ بالکل بستر وغیرہ سے خالی چارپائی پر تھک کر وہ گر جاتے اور مٹی وغیرہ اڑ اڑ کر ان کے کپڑوں اور جسم پر پڑتی تھی۔ ان کی اس جانکاہ محنت کے نتیجہ میں باشندگان قادیان نے غلہ کے متعلق ہر طرح کا آرام محسوس کیا۔ اور ان کو ان مصائب کا علم بھی نہ ہوا۔ جو دوسری جگہوں کے لوگ برداشت کر رہے تھے۔ اسی طرح لکڑی کی تنگی کو انہوں نے دور کیا۔ اور کھانڈ کا اتنا اچھا کنٹرول کیا۔ ہر وقت قادیان میں بآسانی کھانڈ میسر آتی رہی۔ ایک طرف چیزوں کی فراہمی دوسری طرف پبلک کی ہمدردی شکایات کا انسداد یہ کوئی معمولی کام نہ تھا۔

مقدمات کی تنقید

سلسلہ کے اداروں میں سے ایک اہم ادارہ قضاء کا بھی ہے۔ قاضیوں کی محنتوں اور کوششوں کا کچھ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اگر ان فیصلوں کا نفاذ نہ ہو۔ جناب شاہ صاحب کے زمانے کے کارناموں میں سے ایک کارنامہ یہ بھی ہے۔ کہ انہوں نے صیغہ تنفیذ کو مستقل اور علیحدہ شکل دے کر اسے خوب مضبوط کر دیا ہے۔ اور ایسا اچھا انتظام کیا ہے۔ کہ بآسانی لوگوں کو ان کے حقوق حاصل ہو رہے ہیں۔

بیرونی کام

نظارت امور عامہ کو لوکل کام کے علاوہ ہندوستان کی تمام انجمنوں اور تمام افراد کی ان ضروریات کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ جن کا تعلق حکومت کے صیغہ جات یا دیگر قوموں یا جماعتوں کے ساتھ ہو۔ اور اس غرض کے لئے خط و کتابت کے سوا شخصی ملاقاتوں کی غرض سے دور دراز کے سفر بھی پیش آتے ہیں۔

ابھی تازہ واقعہ

ہمارے معزز دوست خادم صاحب سے گجرات کی پولیس کی شرارت سے ایک ناجائز مقدمہ بنا دیا گیا۔ جناب شاہ صاحب نے اس معاملہ میں دن رات ایک کر دیا۔ اور بالآخر خادم صاحب کو باعزت بری کرا لیا۔ نظارت امور عامہ کے ماتحت بہت سے شعبہ جات ہیں۔ جیسے رفع تنازعات۔ رشتہ ناطہ تنفیذ۔ اطلاعات۔ انتظام بیکاران۔ صحت وغیرہ وغیرہ یہ سب شعبہ جات خیر و خوبی سے چل رہے ہیں۔ اسلئے نظارت امور عامہ واقعی اس امر کی مستحق تھی۔ کہ وہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خوشنودی کو حاصل کرتی۔ (باقی)

شذرات

مبارکباد

میں قلبی مسرت کے ساتھ جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن لاہور کو ان کی عزیزی بچی رحمۃ الحمید بیگم صاحبہ کے نکاح کی تقریب پر جو بیگم مئی کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ہوئی۔ مبارکباد پیش کرتا ہوں اس تقریب کا صرف یہی پہلو نہیں۔ کہ اختر صاحب ہمارے دوست ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ نکاح اپنی ولایت میں پڑھا۔

نیز یہ نکاح جناب حاجی محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر سابق پریذیڈنٹ محلہ دارالبرکات کے لخت جگر عزیز فضل الرحمن صاحب غازی سے ہؤا۔ حاجی صاحب بہت نیک اور متقی بزرگ ہیں۔ اور ان کی اولاد بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت نیک ہے۔

ادھر اختر صاحب کا خاندان بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی محبت اور خاندانِ نبوت کی محبت کو اپنا طرہ امتیاز بنائے ہوئے ہے۔ ہم ان خاندانوں کو صدق دل سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک فرما کر نیک ثمرات پیدا کرے۔ (آمین)

سیرت حضرت اُم المؤمنین مدظلہا العالی

(اور)

ایک اور دوست

جمعدار شیر محمد خان صاحب ۱۵ پنجاب رجمنٹ آج کل رخصت پر سندھ سے قادیان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ جمعدار صاحب کو جب یہ معلوم ہؤا۔ کہ میں ایسی کتاب لکھ رہا ہوں۔ تو انہوں نے نہایت فراخدلی کے ساتھ

پندرہ کتابوں

کا آرڈر دیا۔ ان کتابوں سے کچھ وہ رکھیں گے۔ اور باقی انجمن احمدیہ پشاور کے لئے بھجوانے کا خیال رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس امر کا بھی خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ اپنے دیگر دوستوں میں بھی تحریک کریں گے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات

ہر وہ کام جو مفید اور نافع ہو۔ وہ ایک نیکی کہلاتا ہے۔ اور نیکیوں میں مسابقت مومنوں اور مومنات کی ہمیشہ شان رہی ہے۔ محترمہ بہن امۃ الرحیم صاحبہ کے متعلق میں پہلے بھی خبر لکھ چکا ہوں۔ کہ انہوں نے اپنے اور اپنی بچیوں کی طرف سے

۸ کتابیں

لکھوائی تھیں۔ آج مجھے پھر ان کا پیغام ملا۔ کہ میں مزید ۸ کتابیں ان کے میاں جناب میرزا برکت علی صاحب بی امیر جماعت اباداں جو بذات خود سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش

رہنے والے ہیں۔ کی طرف سے دس کتابیں۔ اور ان کے بچوں عزیز برکات احمد و عزیز الطاف احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار چار کتابیں ریزرو کروں۔ اس طرح محترمہ بہن کی طرف سے کل آرڈر

۳۶ کتابوں کا ہوگیا

میری دعا ہے۔ کہ ان کے خاندان کے تمام افراد کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

اس طرح اب یہ کل تعداد

۲۵۳

تک پہنچ گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

عظیم الشّان کام

براہین احمدیہ کا عربی ترجمہ

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مولوی فاضل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ایک بزرگ ہیں۔ مولوی صاحب موصوف پہلے شخص ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مصر گئے تھے۔ اور سلسلہ کا پیغام انہوں نے سب سے پہلے عربی ممالک کو پہنچایا تھا۔ مولوی صاحب موصوف مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ میں سے تھے۔ اور کچھ عرصہ سے اپنی مدت کارکنی گذار کر اب پنشنر ہو چکے ہیں۔ پنشن لینے کے بعد انہوں نے براہین احمدیہ کے ترجمہ کا کام شروع کیا تھا۔ اب نہایت مسرت سے احباب جماعت یہ سنیں گے۔ کہ آپ براہین احمدیہ کے چاروں حصوں کا عربی ترجمہ ختم کر چکے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کا یہ کارنامہ بڑا شاندار اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ امید ہے۔ کہ اس کتاب کی اشاعت عربی ممالک کے لئے نہایت عمدہ نتائج پیدا کرے گی۔

احباب سلسلہ دعا کریں۔ کہ مولوی صاحب موصوف کو اس سلسلہ میں مزید خدمات سرانجام دینے کا موقع ملے۔

زندہ باد ملک فضل حسین

ملک فضل حسین صاحب سلسلہ کے ایسے کارکنوں میں سے ہیں۔ جو بالکل خاموش کرنے کے عادی ہیں۔ وہ ایک عرصہ سے فالج کی بیماری سے اچھا ہو جانے کے باوجود کمزور چلے آتے ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ اس کے سوا مالی تنگیوں میں بھی گزر رہے ہیں۔ یہ ایسے حالات ہیں۔ جن میں سے گزرتے ہوئے کوئی شخص علمی کام تو قطعاً نہیں کر سکتا۔ مگر میں ہمیشہ حیران ہوتا ہوں۔ کہ ملک صاحب باوجود اپنی کمزوری کے اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی علالت کے اور ان مالی مشکلات کے جن سے ان کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔ وہ علمی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں انہوں نے معزز روزنامہ الفضل میں پنڈت لیکھرام کے ان اعتراضات کا جواب لکھا ہے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت شدید اور سخت لہجہ میں کئے تھے۔ اور لکھا تھا۔ کہ فلاں فلاں باتیں ہماری طرف جھوٹ منسوب کر دی گئیں۔ ورنہ ہماری مسلمہ کتب میں ان کا کہیں ذکر نہیں۔ ملک صاحب نے پنڈت لیکھرام کے اعتراضات کا مسکت جواب لکھا ہے۔ اور انکی مسلمہ کتب سے ان تمام امور کو ثابت کر دیا۔ اسے پڑھ کر ملک صاحب کے لئے بے اختیار دعا نکلتی ہے۔ کہ انہوں نے سلسلہ کے قرضہ کو پائی پائی ادا کر دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

بقیہ مضمون صفحہ ۵

دکھ سکتا ہے۔ اس لئے خدا کے لئے ایک نمایاں تبدیلی کی ضرورت ہوگی۔ دعاؤں کی ضرورت ہوگی۔ تاکہ اس جدوجہد میں ہم اپنے ہم مشربوں کے برابر اتر سکیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل سے ہماری اسٹیٹ دیگر تمام احمدیہ اسٹیٹوں سے خدمت دین میں اول نمبر رکھتی رہی ہے۔ ہمارا چندہ تمام اسٹیٹوں سے زیادہ ہوتا رہا ہے۔ ہماری تبلیغی مساعی بڑھ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محض ذرہ نوازی سے عملی حالت نمایاں طور پر دوسری اسٹیٹوں سے بہتر دستی رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ بعض نہایت آوارہ لڑکے یہاں آئے۔ لیکن واپس تہجد گذار ہو کر گئے۔ ان کے والدین نے نہایت شکر گذاری سے اس کا اعتراف کیا۔ کہ نصرت آباد میں ہمارے بچوں کی بہت اصلاح ہو گئی۔ لیکن اب میں اپنی فارم میں کچھ سستی کے آثار پاتا ہوں۔ میرا دل اسلئے مغموم اور متفکر رہتا ہے۔ میں اس اعتراف پر مجبور ہوں۔ کہ برادرم ڈاکٹر احمد دین صاحب کے جانے کے بعد ایک سستی اور جمود پایا جاتا ہے۔ میں منیجر صاحب اور دیگر منشی صاحبان سے درخواست کروں گا۔ کہ اس پہلو میں بھی جو ہمارا نیک نام ہے۔ اسی کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندہ کے لحاظ سے اب بھی ہم سب سے آگے ہیں۔ لیکن تبلیغی پہلو اور نظام سلسلہ کے تعاون میں سستی نظر آتی ہے۔ اسکو فوراً دور کرنا چاہیئے۔ میں بعض تدابیر بھی سوچ رہا ہوں۔ جس سے اس کمی کو پورا کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ ہمارا یہاں آنا صرف دنیا کمانے کے لئے نہیں۔ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اس لئے دل بہ یار دست با کار پر ضرور عمل ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سب کارکن نہایت نیک ہیں۔ اکثر ان میں سے تہجد ادا کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے جو سستی کرتے ہیں۔ ان کو ضرور تہجد ادا کرنی چاہیئے۔ اگر ہمارے سب کارکن باقاعدگی کے ساتھ تہجد ادا کریں۔ اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تو وہ دیکھیں گے۔ کہ دین و دنیا میں ان کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا۔ تمام لوگوں کے لئے تبلیغ کوئی اثر نہیں رکھتی۔ وہ نمونہ دیکھتے ہیں۔ پس لین دین میں نہایت صفائی کا معاملہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو ہماری ماتحتی میں دیا ہے۔ ان سے اپنے بچوں اور عزیزوں والا سلوک کرو۔ تاکہ وہ آپ لوگوں کو اپنا بہی خواہ خیر خواہ تصور کریں۔ میں نے پہلے بھی کئی بار تحریری طور پر اور پھر زبانی طور پر منیجر صاحب اور آپ لوگوں کو کہا ہے۔ کہ لین دین کے معاملہ میں قطعاً کوئی زیادتی نہیں ہونی چاہیئے۔ آپ لوگ احتیاط کا پہلو برتتے ہوئے بیشک میرا حصہ ہاری کو دیدیں۔ لیکن کسی ہاری کا حق میرے لئے حاصل نہ کریں۔ میں ہر ایک اس چیز کو جو کہ ناجائز طور پر حاصل کی جاتی ہے۔ جہنم کی آگ کا ایندھن تصور کرتا ہوں میں تمام ہاریوں کے روبرو آپ لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ ایسی چیز جو کہ جبر سے زیادتی سے ہاریوں سے آپ لوگ حاصل کریں گے میں اس سے بری ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کا جواب دہ آپ لوگ ہوں گے۔ میں نہیں ہوں گا۔ اگر میرے علم میں کوئی ایسی بات جو کہ قانون کے خلاف کی گئی ہے۔ آ گئی میں حقدار کو حق ضرور دلاؤں گا۔ پس اگر کسی پر زیادتی ہوتی ہے۔ تو پہلے منیجر صاحب کو توجہ دلائیں پھر میرے پاس آئیں۔ انشاء اللہ اس کا حق اس کو دلایا جائیگا۔ اب میں نے جو کچھ کہنا تھا۔ کہہ چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے سید و آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور جس تعلیم کی تجدید آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پوری اتباع اور فرمانبرداری کی توفیق دے تاکہ ہم ان انعامات کے وارث ہو سکیں۔ جو اسی اتباع اور فرمانبرداری کے واسطے سے ہم کو ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وعدہ فوق الذین کفروا الی یوم القیامة ہمارے حق میں ہمیشہ ہمیش کے لئے پورا کرتا رہے۔ اور ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق سے ہمیشہ اختیار کرتے رہیں۔ آمین۔

ہمارے سب کام خدا ہی کے لئے ہیں

نصرت آباد اسٹیٹ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر

اور

اعتراف خدمت کارکنان کا جلسہ

نصرت آباد اسٹیٹ سندھ کی ان جدید اسٹیٹس میں سے ایک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزندوں کو خود عطا فرمائی ہیں۔ یہ اسٹیٹ جناب مخدوم محترم خان محمد عبد اللہ خاں صاحب کی ہے۔ ۱۹۴۱ء میں کچھ حالات ایسے پیدا ہو گئے تھے۔ خان صاحب موصوف بہت سے مالی خسارے میں گھر گئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ مشکلات کے بادل دھوئیں کے بادلوں کی طرح سے اڑا دیئے۔ اور اس سال اللہ تعالیٰ نے اس قدر فضل و رحم فرمایا۔ کہ خان صاحب موصوف کی پوزیشن اس قدر مضبوط ہو گئی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے کارکنوں کو ۷۰۰ روپے کے انعامات عطا فرمائے ہیں۔

خان محمد عبد اللہ خاں صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی **دامادی** کا شرف حاصل ہے۔ اور اس طرح وہ اس مبارک خاندان میں شامل ہو چکے ہیں۔ جو خاندان نبوت کے مبارک نام سے قیامت تک معزز اور مشرف رہے گا۔

خان محمد عبد اللہ خاں صاحب کے حالات بہت کم پریس میں آئے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ ایک **گوشہ نشین** بزرگ ہیں۔ اور ہر قسم کے نام و نمود سے دور بھاگتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اس میں ان کا اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے۔ تحریک جدید کے چندوں میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کی عمارت کے فنڈ میں معقول رقم دی۔ ماہواری چندوں میں پوری باقاعدگی۔ سلسلہ کی تمام تحریکوں میں شوق سے حصہ لینا ان کا معمول ہے۔ انہوں نے اپنے دونوں لخت جگر خدمت دین کے لئے وقف کر رکھے ہیں۔ اور یہ واقعہ ہے۔ کہ وہ بچے بھی اپنے دل میں خدمت دین کا بے پناہ جذبہ محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال کے موسم گرما کی بات ہے۔ کہ صاحبزادہ عباس **احمد خاں** سلمہ اللہ تعالیٰ علاقہ سری گوبندپور میں تبلیغ کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر ہاڑی بچیاں نامی گاؤں میں تھا۔ دیکھنے والوں نے دیکھا۔ کہ یہ امیر ابن امیر نونہال جو ناز و نعمت کے گہوارے میں پرورش پائے ہوئے تھا۔ دھوپ کی بھی پروا نہ کرتا ہوا گاؤں گاؤں شوق تبلیغ میں پھر تا رہتا تھا۔ اور کبھی اگر کھانا نہ ملا۔ تو صرف چنے چبا کر گذارا کر لیا کرتا تھا۔ یہ بات ایک ایسے گھرانے کے نونہال میں جو ہمیشہ متنعمانہ زندگی بسر کرنے کا عادی ہو۔ نہیں پیدا ہو سکتی۔ جب تک وہ خاندان اور خصوصاً والدین ایک پاکیزہ زندگی گزارنے کے عادی نہ ہوں۔ میاں عباس احمد کا یہ جذبہ اور یہ شوق خان محمد عبد اللہ خاں صاحب اور صاحبزادی امۃ الحفیظ صاحبہ کی اپنی ذاتی پاکیزگی اور دینداری کا نتیجہ ہے۔

خان محمد عبد اللہ خاں صاحب نے اس جلسہ میں ایک تقریر فرمائی۔ یہ تقریر اس قابل ہے۔ کہ ہر ایک مخلص احمدی اسے پڑھے۔ تا وہ جان سکے۔ کہ وہ کونسا جذبہ اور وہ کونسی روح ہے۔ جو ایک احمدی رئیس کے دل میں کام کر رہی ہے۔ اور اس سے اس انقلاب کا بآسانی پتہ لگ سکے گا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بعد روحوں میں ہوا ہے۔ (ایڈیٹر)

یہ جلسہ ۲۷ اپریل ۱۹۴۳ء کو منعقد ہوا

جلسہ کی ابتدائی کارروائی

اس جلسہ کی غرض یہ تھی۔ کہ نصرت آباد اسٹیٹ کے مالک اور کارکن سب مل کر **رب العزت والعرش** کا شکریہ ادا کر سکیں۔ نیز کارکنوں کی خدمات کا بھی اعتراف کیا جاوے۔ جن کی محنت اور کوشش کا اس کامیابی میں دخل تھا۔ اس موقع پر احمدیہ اسٹیٹ کے کارکنوں کے علاوہ بعض غیر احمدی صاحبان بھی اپنی اسٹیٹوں سے آئے ہوئے تھے۔

جناب مولوی عبد السلام صاحب عمر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی میاں عبد الرحیم صاحب احمد ایم۔ اے کے علاوہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بھی اس موقعہ پر تشریف لائی ہوئی تھیں۔

جلسہ کی صدارت مولوی عبد السلام صاحب عمر نے فرمائی

پروگرام جلسہ:۔ جلسہ کا حسب ذیل پروگرام تھا۔ میرزا اعظم بیگ صاحب نے تلاوت قرآن شریف کی۔ اور اس رکوع کو تلاوت کیا۔ جس میں اسکنت ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم کا ذکر ہے۔

چودھری غلام مصطفیٰ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظم ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار

والی نظم کے دس پندرہ اشعار پڑھے۔

اس کے بعد خان محمد عبد اللہ خاں صاحب مالک نصرت آباد اسٹیٹ نے اپنی لکھی ہوئی تقریر پڑھی۔ پہلے آپ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کی۔ اور پھر قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ پڑھ کر اپنا مضمون شروع کیا۔

نواب صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے مؤثر پیرایہ میں اپنی صدارتی تقریر کی۔ جس میں اسی امر کو واضح کیا گیا۔ کہ احمدیت کی وجہ سے ہم پر اللہ تعالیٰ نے کیا کیا فضل فرمائے ہیں

اور فرمایا

کہ آج کس طرح ایک احمدی اپنی ساری کامیابیوں کو صرف اور صرف اللہ ہی کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے لئے کام کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ یہ بات صرف آج احمدیت ہی میں پائی جاتی ہے۔

پھر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی حالات بیان کر کے بتلایا۔ کہ اس وقت کس قدر تنگی کا زمانہ تھا۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی کس طرح دن بدن ترقی کرتے چلے جاتے ہیں!

اس تقریب پر خان صاحب محمد عبد اللہ خاں صاحب نے اپنے کارکنوں کو ترقیات بھی دیں۔ اور انعامات بھی دیئے۔ جو مبلغ ۷۰۰ کی بڑی رقم کے انعامات تھے۔ بالآخر دعا پر جلسہ کی تقریب ختم ہوئی۔

تقریر دلپذیر جو خان محمد عبد اللہ خان صاحب نے فرمائی

جلسہ برائے شکریہ رب العزت والعرش اور برائے اعتراف خدمات کارکنان نصرت آباد اسٹیٹ

۲۷ اپریل ۱۹۴۳ء

آپ نے فرمایا کہ اس جلسہ کا اجلاس آج اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ چونکہ نصرت آباد اسٹیٹ میں فصل نہایت شاندار ہوا ہے۔ اسلئے پہلے رب العزت والعرش کا شکریہ ادا کیا جائے۔ پھر ان کارکنوں کی خدمات کا اعتراف کیا جائے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے میری امداد کے لئے مجھے دیا ہے۔ جب میں اپنی اسٹیٹ کے رقبہ کو دیکھتا ہوں۔ تو ایک رشک کی نظر دوسری اسٹیٹوں کی طرف اٹھ جاتی ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو دیکھتا ہوں۔ جو اس رقبہ کی پیداوار کی شکل میں ہم کو مل رہا ہے۔ تو میرا دل اطمینان اور شکریہ سے لبریز ہو جاتا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے ہمیں توفیق دی۔ کہ اس رقبہ میں محنت اور کوشش سے کام کر سکیں۔ اور بہترین ثمرات حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے آدمی دیئے۔ جو کہ اس فارم میں اسی جذبہ اور محبت کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ گویا کہ یہ ان کا اپنا ذاتی رقبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو محبت اور خلوص سے بھر دیا ہے۔ میری موجودگی اور عدم موجودگی ان کے لئے برابر ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ اس کے لئے جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں کم ہے۔ رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی و علی والدی ان اعمل صالحا ترضٰہ واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین۔ جب میں نے ۱۹۳۳ء کے شروع میں نواب شاہ میں رقبہ حاصل کیا۔ اور سندھ کے حالات پر نظر دوڑائی۔ تو کیا بلحاظ قابلیت اور کیا بلحاظ بدنی استعداد میں نے اپنے آپ کو زمیندارہ کام کے بالکل نااہل پایا۔ لیکن میں ضرورت مند تھا میں نے یہ کام ضرور کرنا تھا۔ اس لئے میں نے اپنی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے اپنی جبین اس رحیم و کریم ہستی کے آستانہ پر رکھ دی۔ جو ہر ایک بے کس بے سہارا انسان کا سہارا اور آسرا ہے۔ میں نے عرض کی۔

اے میرے اللہ مجھے دماغ دے۔ کہ میں اس کام کے کرنے کی عقل و سمجھ نہیں رکھتا۔ اے میرے مولیٰ مجھے بازو دو۔ جو کہ اس کام کے کرنے میں میری امداد کر سکیں۔ اے قادر توانا مجھے پاؤں دو۔ جو کہ میرے بوجھ سے چلیں۔ کیونکہ میں کمزور ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے میری اس دعا کو سنا۔ اور قبول فرمایا۔ آج ۱۹۳۳ء ہے۔ دس سال گزر چکے ہیں۔ سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ میری ذات نے اس کام کی سر انجام دہی میں کیا کام کیا ہے۔ لیکن محض اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل سے میرے رقبے کے نتائج دوسرے اچھے رقبوں سے اچھے نہیں بلکہ بہتر رہتے رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے عجیب در عجیب رنگ میں میری مشکلات کو دور کیا۔ مجھے ہر رنگ میں نوازا۔ میری اس قدر پردہ پوشی فرمائی۔ جس کا اندازہ سوائے میری ذات کے کوئی نہیں لگا سکتا۔ میرے پیارے رب کے رحم و کرم کا اندازہ آپ لوگوں کو اسی وقت ہو سکتا ہے۔ کہ میرے اندرونی حالات کا آپ کو علم ہو۔ اور ان مشکلات کا آپ کو علم ہو۔ جن میں سے میں ایک وقت گزرا تھا۔ لیکن جبکہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنی ستاری کی چادر میں ڈھانپا ہوا ہے۔ میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ اپنی پردہ دری خود کروں۔ آپ صرف ان نوازشات کو دیکھ کر میرے ساتھ شکریہ میں شامل ہوں۔ جن کو میرا رب مجھ پر پیہم برسا رہا ہے۔ جب میں نے نواب شاہ سے یہاں آنے کے لئے استخارہ کیا۔ کہ کیا میں اس رقبہ کو حاصل کروں یا نہ۔ تو اس دعا اور استخارہ کے نتیجہ میں میں نے ایک لرزا دینے والی آواز سنی۔ جو کہ میرے اپنے وجود میں پیدا ہو رہی تھی۔ کہ تعز من تشاء و تذل من تشاء ان اللہ علےٰ کل شیء قدیر۔ اس رقبہ کو لینے کے بعد کس قدر مایوس کن حالات پیش آئے۔ وہ لوگ جو اس وقت میرے ساتھ تھے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ کس قدر مشکلات کا سامنا تھا۔ بسا اوقات میں خود یہ محسوس کرتا تھا۔ کہ میں سندھ میں نہ رہ سکونگا۔ لیکن خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ وہ مجھے عزت دیگا۔ اور اپنی قدرت نمائی دکھائے گا۔ میری ہر ایک دقت اور مصیبت میرے لئے ایک سیڑھی تھی۔ جو کہ مجھے رفعت اور بلندی کی طرف لے جاتی رہی۔ اس زمانہ میں میرے پیارے مولیٰ نے اپنی رحمت اور شفقت کا سلوک نہیں چھوڑا۔ بار بار مجھے اور میری بیوی کو بشارات دے کر میری ڈھارس بندھاتا رہا ہے۔ ۱۹۳۰ء میں ہماری اسٹیٹ گورنمنٹ کی ۶۰ ہزار روپیہ کی مقروض تھی۔ مزید برآں میں کاٹن کی تجارت کر بیٹھا مجھے اس میں ساٹھ ہزار روپیہ کا مزید نقصان ہو گیا۔ حالات نہایت مایوس کن تھے۔ میری بیوی نے اس وقت خواب میں دیکھا۔ کہ میں کہہ رہا ہوں۔ کہ نقصان میرے حق میں بہتر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی کرشمہ نمائی دیکھو۔ چھ ماہ کے اندر اندر اللہ تعالےٰ نے میری لیس کی توسیع مزید ۵ سال کے لئے کرا دی۔ اور اس کے علاوہ دہلی میں مجھے سپلائی کا کام مل گیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل سے وہ تمام کا تمام بار ایک سال کے اندر دور ہو گیا۔ الحمد للہ۔ لیس کی توسیع اس سال سے شروع ہوتی ہے۔ اس سے جو فائدہ ہو گا وہ بہتری ہی بہتری ہے۔ اس کے علاوہ سپلائی میں جو کام ہو رہا ہے۔ وہ میرے لئے مزید بہتر ہی بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے محض اپنی ذرہ نوازی سے کیسا اس خواب کو پورا کیا۔ پھر انہی دنوں میں نے اللہ تعالےٰ سے عرض کی۔ کہ یہ مصیبت اور مشکلات تیری کسی ناراضگی کا موجب تو نہیں۔ اگر میری کوتاہی کی وجہ سے ہیں۔ تو مجھ آگاہ کر۔ تا میں اپنی اصلاح کروں۔

میرے پیارے مولیٰ نے ایک رات میری زبان پر یہ الفاظ جاری کئے۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔

کہ اللہ تعالےٰ نے عروج و زوال انسان کے ساتھ رکھے ہوئے ہیں۔ وہ نہ تجھ پر ناراض ہوا ہے۔ اور نہ تجھ کو اس نے چھوڑا ہے۔ تیری آخرت تیری پہلی سے بہتر ہو گی۔ عنقریب تیرا رب تجھے اس قدر دیگا۔ کہ تو راضی ہو جائے گا۔ یہ الفاظ میں نے اس وقت سنے جبکہ یہ زمین اپنی وسعت کے باوجود میرے لئے تنگ تھی۔ ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آتی تھی۔ لیکن میں ان مشکلات اور مصائب میں ایک پہاڑ کی طرح کھڑا تھا۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت اور کرم کا امیدوار تھا۔ آخر اللہ تعالےٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ آج اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل اسکی ذرہ نوازی اور عنایت سے میں قدرت رکھتا ہوں۔ کہ اس تمام رقبہ کو خرید کر سکوں۔ اب دیکھو اللہ تعالےٰ کا کسقدر احسان ہے۔ کہ اس نے صرف مجھے دنیا ہی نہیں دی۔ بلکہ اپنے بیشمار رحم اور کرم فرما کر **حقیقی معنوں میں مجھے عبداللہ بنا دیا۔** آج میرا دل شکریہ اور اسکی محبت سے لبریز ہے۔ میرا دل چاہتا ہے۔ جو کچھ میرا ہے۔ وہ سب اسکی خاطر قربان ہو جائے۔ اور میں اسی کا ہو کر رہ جاؤں۔ میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے اسکی توفیق دے۔

دراصل عملی طور سے بھی یہی۔ **میں اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو بیٹیوں کا خادم سمجھتا ہوں۔ میری ساری کوشش اور محنت صرف اسلئے ہے۔ کہ اس پاک وجود کے جگر پارے آرام پائیں۔** جن میں سے اللہ تعالےٰ نے ایک کو میرے والد اور ایک کو میرے سپرد کیا ہے۔ **میرے دونوں بچے اللہ تعالےٰ کی خدمت** کے لئے وقف ہیں۔ میں یہاں اسلئے کام کر رہا ہوں۔ وہ خدا اور رسول کے چمن کے مالی بنے رہیں۔ وہ اپنے روزگار کی فکر سے آزاد رہیں۔ وہ صرف اللہ کے بندے بنے رہیں۔ ان کو کسی غیر کے سامنے دست سوال دراز کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ جبکہ وہ خدا تعالےٰ کے لئے وقف ہیں۔ اللہ تعالےٰ خود ان کا کارساز ہو گا۔ مجھے پریشان ہونے کی کیا ضرورت۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا رسول فرماتا ہے۔ تم میں سب وہ بہتر ہے۔ کہ جو اپنی اولاد کو آسودگی اور خوشحالی کی حالت میں چھوڑ جاتا ہے۔ بہ نسبت اس کے جو تنگی اور فلاکت کی حالت میں ان کو چھوڑے۔ یہ سب میری کوششیں اللہ اور اسکے رسول اور اس کے دین کے لئے ہیں۔ پس وہ کارکن یا معاونین جنہوں نے اس کام میں میری مدد کی ہے۔ اگر وہ بھی اس کام کو اسی جذبہ اور اسی نیت کے ساتھ کریں گے۔ جس کا میں نے اظہار کیا ہے۔ تو یقیناً یقیناً وہ نہ صرف مالی منفعت ہی حاصل کریں گے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے خاص فضل و کرم کے وہ مورد ہوں گے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ میں اپنے اکثر کارکنوں کو اسی جذبہ کے ماتحت کام کرتے ہوئے پاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اخلاص اور محبت میں برکت دے۔ اور اپنی نوازشوں اور رحمتوں سے ان کے گھروں کو بھر دے۔ جہاں وہ اس دنیا میں ہمارا ساتھ دے رہے ہیں۔ آخرت میں بھی اللہ تعالےٰ ان کو ہمارے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

اپنے پیارے رب کریم و رب رحمٰن کے احسانوں کے ذکر کے بعد اب میں اپنے کارکنوں کی طرف آتا ہوں۔ سب سے پہلے جو انہوں نے کام کیا ہے۔ جو بہترین نمونہ دوسری احمدیہ اسٹیٹوں کے لئے انہوں نے پیش کیا ہے۔ اس کے لئے ان سب کو جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرہ کہتا ہوں۔ سب کارکنوں میں سے قابل تعریف اور صد آفرین چودھری **محمد اکرم خاں صاحب** ہیں۔ چودھری صاحب میرے پاس یکم اپریل ۱۹۳۳ء میں آئے۔ انہوں نے جس جذبہ خلوص اور محبت سے کام کیا ہے۔ اس کا بدلہ دینا آسان نہیں۔ میں ان کے لئے کوئی انعام تجویز کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ابھی تک کوئی تجویز نہیں کر سکا۔ ایک سکیم میرے زیر نظر ہے۔ جب وہ پبلک میں آئے گی۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ وہ ان کو خوب مطمئن کر دیگی۔ لیکن فی الحال اس کے اعلان کو میں مناسب خیال نہیں کرتا۔ بہر حال جو کچھ ان کو اب مل رہا ہے۔ وہ دوسری اسٹیٹوں کے کارکنوں کے لئے اسوہ کا کام دینے کے لئے کافی ہے۔

چودھری صاحب ۱۹۳۳ء میں ۳۵ روپیہ ماہوار اور سات روپیہ ماہوار الاؤنس و خوراک پر آئے تھے۔ لیکن آج اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل سے تنخواہ الاؤنس اور حصہ منافع ملا کر ہزار روپیہ ماہوار لے رہے ہیں۔ ان کے خلوص اور دیانتداری کی وجہ سے میں نے کبھی ان کو ملازم کا درجہ نہیں دیا۔ بلکہ برادر خود کا سا سلوک کرتا رہا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ ابھی تک انہوں نے برخوردارانہ رویہ رکھا ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ بھی اسی رویہ پر کاربند رہیں گے۔ مجھے امید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم سے میرے ساتھ لگے رہ کر کسی نقصان میں نہیں رہیں گے۔ صرف صبر اور شکر کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے قدر کی اور ان کو شکریہ کی توفیق دے۔

چودھری **محمد اکرم خاں** کے بعد میں عزیز **چودھری نصیر احمد** کو سمجھتا ہوں۔ مجھے ان سے قلبی محبت ہے۔ انہوں نے کبھی مجھ سے کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ لیکن مجھے ہمیشہ خیال رہتا ہے۔ ان کو مزید ترقی دی جائے۔ مجھے ان پر اس قدر بھروسہ ہے۔ اگر کوئی دوسرا مجھے چھوڑ جائے۔ تو یہ احمدیت کے تعلق کی وجہ سے میرا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ بلکہ دوسروں پر مجھے ترجیح دیں گے۔ اس لئے میں ان کو اپنا آدمی خیال کرتا ہوں۔ سب سے بڑی اطمینان کی یہ بات ہے۔ نہایت دیانتدار نہایت محنت اور مشقت سے کام کرنے والے آدمی ہیں۔ کبھی کسی کی شکایت میں نے ان کے منہ سے نہیں سنی۔ منیجر صاحب کی اطاعت میں یکتا ہیں۔ اپنے کام سے کام ہے۔ کوئی شور نہیں کوئی شر نہیں۔ آئندہ کے لئے ان کو ۳۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ایک ایک چوکڑی برائے کاشت کپاس اور گندم ملا کریگی۔ ایک جوڑہ رکھنے کی ان کو اجازت ہو گی۔ ۸ روپیہ ماہوار قحط الاؤنس ملا کریگا۔ اس سال عمدہ فصل ہونے کی وجہ سے ان کو ما ۱۵۰ روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے مبارک کرے۔ آئندہ بھی اسی جذبہ کے ماتحت کام کرنے کی توفیق دے۔

چودھری نصیر احمد کے بعد **چودھری فیروز احمد صاحب** ہیں۔ یہ بھی نہایت مستعد اور ہوشیار آدمی ہیں۔ خاصکر چوروں کو پکڑنے کا خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ گو محنت سے کام کرتے ہیں۔ لیکن ان کو اور زیادہ مستعدی دکھانے کی ضرورت ہے۔ اس بات کی بھی ضرورت ہے۔ کہ احمدی رنگ میں رنگین ہوں۔ خاص کر ایسی مجلسیں سے جن میں کہ حقہ نوشی ہوتی ہو۔ علیحدہ رہیں۔ احمدی چودھری بنیں۔ اور احمدی ماحول پیدا کریں۔ تو میرے خیال میں زیادہ مفید آدمی ہو سکتے ہیں۔ ان کو ۳۲ ماہوار تنخواہ اور ۵ روپیہ ماہوار قحط الاؤنس ملا کرے گا۔ اس کے علاوہ ایک چوکڑی برائے کاشت اور ایک جوڑہ رکھنے کی اجازت ہے۔ امسال فصل اچھا ہونے کی وجہ سے ما ۱۲۵ روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ مزید اصلاح کی توفیق دے۔

ہمارے منشیوں میں تیسرے درجہ پر چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب ہیں۔ یہ نوجوان نہایت سعید کم سخن آدمی ہے۔ دین کا شوق اپنے اندر رکھتا ہے۔ صلح کل مرنجان مرنج طبیعت کا آدمی ہے۔ اس عمر میں اور ان قوٹے کو رکھتے ہوئے ان کا ہر قسم کی مناہیات سے بچے رہنا میں سمجھتا ہوں مسیح موعود علیہ السلام کا ایک معجزہ ہے۔ کہ اس زمانہ انہوں نے ایسے پاک لوگ پیدا کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو مزید نیک ہونے کی توفیق دے۔ فطرتاً سست واقع ہوئے ہیں۔ لیکن اپنی استعداد کے مطابق محنت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ میرے نزدیک ابھی مزید چستی دکھانے کی ضرورت ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ پہلے کی نسبت ان کا قدم بہتری کی طرف ہے۔ ان کو آئندہ ۳۰ روپیہ ماہوار ۵ روپیہ ماہوار قحط الاؤنس ملا کرے گا۔ ایک چوکڑی برائے کاشت اور ایک جوڑہ بنانے کی اجازت ہوگی۔ چونکہ ان کا کام اچھا رہا ہے۔ اس لئے ان کو ایک سو روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ مزید چستی دکھانے کی توفیق دے۔

اپنے اکونٹنٹ مولوی محمد صادق ملک صاحب کا ذکر بھی میں یہاں کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔ آپ بوڑھے آدمی ہیں۔ لیکن جوان ہمت ہیں۔ آپ اپنا کام نہایت دیانتداری اور محنت سے کرتے ہیں۔ جب تک روز کا کام ختم نہیں کر لیتے۔ اپنے دفتر سے نہیں اٹھتے۔ اسٹیٹ کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت کے وقت ادنیٰ سے ادنیٰ کام کرنے میں بھی عار نہیں سمجھتے۔ آپ کے تقویٰ اور نیکی اور انکساری کا دوسرے کارکنوں پر بہت اچھا اثر ہے۔ آپ ہمارے امام الصلوٰۃ ہیں۔ اور اس مقام کے اہل ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو مزید نیکی کی توفیق دے۔ آپ کو ۵۰ روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ایک بیلدار کا ذکر کرنا بھی میں ضروری خیال کرتا ہوں۔ اس کا نام بشیر محمد ہے۔ یہ شخص کھارا نزد قادیان کا رہنے والا ہے۔ نہایت اکھڑ اور لڑاکا آدمی تھا۔ نماز اور روزہ کی دل میں کوئی اہمیت نہ تھی۔ لیکن اب یہ بات دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ کہ اس کی جبین نماز کی ادائیگی کی وجہ سے خاک آلودہ رہتی ہے۔ پھر نہایت محنت اور مشقت سے کام کرنے والا آدمی ہے۔ مالک کے لئے جان دے دینا اس کے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ صرف ایک نقص یہ ہے۔ کہ یہ تلوار تو بہت جوہردار ہے۔ لیکن بعض اوقات مالک کی اجازت کے بغیر ہی بے نیام ہو جاتی ہے۔ اس سے اکثر اوقات بجائے فائدہ کے نقصان ہو جاتا ہے۔ اس نے اس معاملہ میں بہت اصلاح کی ہے۔ لیکن مزید اور اصلاح کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ اس کو بیس روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

کارکنوں کے بعد اب تیسرا درجہ باریوں کا آتا ہے۔

بہادر جھکانی اسم بامسمیٰ شخص ہے۔ یہ بوڑھا ہے۔ لیکن جوان ہمت ہے۔ اس کو کام کرنے کا شوق ہے۔ یہ کام اس غرض کے لئے نہیں کرتا۔ تا اس کو ذاتی کوئی فائدہ ہو۔ بلکہ اس لئے کام کرتا ہے۔ کہ اس کا کام سب باریوں سے بہتر رہے۔ آج تک اسٹیٹ میں کسی اور باری کو اس نے اپنے ہم پلہ نہیں ہونے دیا۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ کہ اس کے کام کی نگرانی کریں۔ منیجر صاحب اس کے کام سے اس قدر مطمئن ہیں۔ کہ اس کو شکایت رہتی ہے۔ کہ میرا کام کیوں دیکھنے کے لئے نہیں آتے۔ محض حوصلہ افزائی کے لئے اس کو ۵۰ روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔

ورنہ اس کو سروپا دینے کی تجویز تھی۔ بعد میں سروپا منگوا دیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ بہادر جھکانی کے علاوہ دیگر باریوں میں جنہوں نے کام تسلی بخش کیا ہے۔ اور انعام کے مستحق ہیں۔ ۲۳۰ روپیہ کی رقم تقسیم کی جائیگی میں طوالت کی وجہ سے ایک ایک باری کا ذکر نہیں کر سکتا۔ لیکن بعض ان میں سے بھی نہایت قابل قدر خدمات ادا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ انعامات مبارک کرے۔ اور آئندہ بھی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

کارکنوں سے خطاب

تقسیم انعامات کے بعد اب میں پھر اپنے کارکنوں کو مخاطب کرتا ہوں۔ پہلے میں اپنے آپ کو مخاطب کرتا ہوں۔ پھر آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ جس انسان پر اللہ تعالےٰ زیادہ انعام کرتا ہے۔ اس کی ذمہ واریاں بھی بہت بڑھ جاتی ہیں۔ آج ہم پر رشک کی نظریں پڑ رہی ہیں۔ ہر طرف سے تعریفی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ بسا اوقات ایسے وقت میں ایک چھوٹے ظرف کا انسان فخر و غرور کا شکار ہو جاتا ہے۔ اپنے آپ کو بہتر دوسروں کو حقیر تصور کرنے لگ جاتا ہے۔ پس اس فضل کو جو اللہ تعالےٰ نے ہم پر کیا ہے۔ اس کو اللہ تعالےٰ کا محض انعام تصور کرو۔ اللہ تعالےٰ شاہد ہے۔ کہ اس رحمت اور برکت کو میں نے کبھی اپنی ذات کی طرف منسوب نہیں کیا۔ میرے لئے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ یہ حضرت ام المومنین علیہا السلام کی دعاؤں کی طفیل ہے۔ اللہ تعالیٰ

حضرت ام المومنین علیہا السلام کی دعائیں

نے ان کے قلب میں میرے لئے پیار و محبت پیدا کر دیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ وہ خود بھی دعائیں فرماتی تھیں۔ بلکہ ہر ایک کو کہتی تھیں۔ کہ عبد اللہ خان کے لئے دعائیں کرو۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کے بعد میری گردن جذبات شکر اور محبت سے ان کے حضور جھکی ہوئی ہے۔ میری والدہ جبکہ میں چار پانچ سال کا تھا۔ فوت ہو گئی تھیں۔ میں ماں کی محبت سے بے خبر تھا۔ لیکن میرے ودود رؤف مولیٰ نے حضرت اماں جان کے وجود میں مجھے بہترین ماں اور بہترین ساس دی۔ میں نے آج تک اس رقبہ کو حضرت اماں جان کا عطیہ تصور کیا۔ بلکہ اس جہیز کا جز خیال کیا۔ جو انہوں نے اپنی لڑکی کو دیا۔ میں نے اسی جذبۂ شکر اور محبت کی وجہ سے اس رقبہ کا نام نصرت آباد آپ کی اجازت سے آپ کے نام مبارک پر رکھا ہے۔ اس لئے یہ حضرت اماں جان کا عطیہ ہے۔ ان کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اب آپ لوگ خود ہی سمجھ لیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر سے آئی ہوئی چیز کس قدر بابرکت ہو سکتی ہے۔ جب کبھی بھی کوئی دقت پیش آئی۔ میں حضرت اماں جان کے حضور دعا کے لئے حاضر ہوتا ہوں۔ وہ نہایت تڑپ سے میرے لئے دعائیں فرماتی ہیں۔ اس لئے یہ سب خیر و برکت۔ یہ دیانت و امانت کے پتلے یہ کوشش اور محنت کے مجسمے حضرت اماں جان کی دعاؤں کا ثمرہ ہیں۔ پس اگر میں یا کوئی اور اس خیر و برکت کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ تو وہ سخت غلطی پر ہے۔ اس کو آج نہیں تو کل سر در شرمندگی اور ندامت کا منہ دیکھنا پڑیگا۔ پس نہایت فروتنی سے کام کرتے چلے جاؤ۔ اپنی کوششوں کے ساتھ بہت رو رو کر دعائیں کرو۔ کہ جو نیک نام اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہم کو دیا ہے۔ ہم اس کو اپنی کسی کمزوری سے ضائع نہ کر دیں۔ ہمارے افعال ارحم الراحمین کے فضلوں کو ہمیشہ جذب کرنے والے بنے رہیں۔ اور ہم ہمیشہ ہمیش کے لئے

اس حفیظ و عزیز و رفیق کی گود میں آجائیں۔ جو اپنے بندوں کی رفاقت کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی بداعمالی سے خود اس کو چھوڑ دیں۔

ہماری کامیابی اور ہمارا فرض

میں اپنے قلب میں خوشی اور انبساط کا جذبہ محسوس کرتا ہوں۔ جب میں دیکھتا ہوں۔ ہمارے اس سال کی کامیابی ہماری دوسری احمدیہ اسٹیٹ کے لئے مہمیز کا کام دے رہی ہے۔ خدا کرے۔ جو میں محسوس کرتا ہوں۔ وہ درست ہو۔ اللہ کرے۔ کہ وہ واقعی اپنے میں ایک نئی تبدیلی پیدا کریں۔ میں ہمیشہ کڑھتا رہتا ہوں۔ کہ کیوں احمدیہ سٹیٹ میں انتظام خراب تر۔ میرا سر شرم و ندامت سے جھک جاتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارے پہلو میں ڈینی سرا اسٹیٹ میں کام نہایت کامیابی سے ہو رہا ہے۔ لیکن آج دس سال ہو گئے ہیں۔ ہمارے لئے روز اول ہے۔ حالانکہ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ آئندہ دنیا کی لگام ہمارے ہاتھ آنی ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ یہ بات ہونی ہے اور ضرور ہونی ہے۔ دنیا کے ہم نے حکمران ہونا ہے۔ اور ضرور ہونا ہے۔ لیکن ہم نے اس بدانتظامی کا نمونہ دکھا کر اپنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو دور کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے ضرور پورے ہونے ہیں۔ لیکن ان انعاموں اور فضلوں کے وارث وہ لوگ ہوں گے۔ جنہوں نے نظام کی قدر کی اور خلیفہ وقت کی پوری اطاعت و فرمانبرداری سے کام کیا۔ کس قدر حیرت کا مقام ہوگا۔ اگر ہم اپنی کوتاہیوں اور سستیوں سے ان انعاموں سے محروم ہو جائیں۔ جن کا ہم سے وعدہ ہے۔ اور اگر ہم اہل ہوتے۔ تو ہم ہی ان کے ضرور وارث ہوتے۔ مومن دوسروں سے کبھی پیچھے نہیں رہتا۔ وہ ہمیشہ آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات میں اکثر یہ واقعہ پڑھا ہوگا۔ کہ مولانا اسماعیل صاحب شہید نے تیراکی کی ایسی مشق کی۔ کہ ایک کافر کو مقابلہ میں شکست دیں۔ ان کے مقابلہ کا تیراک ایک سکھ تھا۔ آخرکار انہوں نے ایک وقت اس کو مقابلہ میں شکست دیکر ہی چین لیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اس مقابلہ کی توفیق دے۔ میں نے یہ چند فقرات صرف ایسے کہہ دیئے ہیں۔ کہ میں نے اپنی اور دیگر احمدیہ اسٹیٹس میں کوئی فرق محسوس نہیں کیا۔ میری دعا ہے۔ اور میرا دل چاہتا ہے۔ کہ مولیٰ کریم ان لوگوں کو توفیق دے۔ کہ وہ نہ صرف ڈینی سرا اسٹیٹ سے بڑھنے کی کوشش کریں۔ بلکہ مومنانہ مسابقت کے جوش میں ہم سے بھی بڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ نے حسد کو منع فرمایا ہے۔ لیکن مومنانہ مسابقت کو پسند فرمایا ہے۔ ہم کو روحانی و جسمانی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس لئے جیسا کہ میرا خیال ہے۔ اب دوڑ ہوگی۔ آپ لوگوں کو بھی چاہیئے۔ ان کے ساتھ ساتھ اپنی کوششوں کو دوبالا کرتے چلے جائیں۔ جیسے جیسے دوسرے گھوڑے دوڑ میں آپ کے قریب آتے جائیں۔ آپ اپنے گھوڑے کو اور لگاتے چلے جائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ وہ آپ کو پکڑنے نہ پائیں۔ اس سے دو فائدے ہونگے۔ آپ زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں گے۔ لیکن آپ کی کوشش کے ساتھ دوسروں کی کوششیں زیادہ ہوتی چلی جائیں گی۔ اور احمدیہ اسٹیٹ کا انتظام بہتر سے بہتر ہوتا چلا جائے گا۔ اس جذبہ کے پیدا کرنے کی وجہ سے ہم ثواب کے مستحق قرار پائیں گے۔ پس دعا اور کوشش سے آج ہی سے اس دوڑ کی تیاری کر لیں۔ میں اپنے تمام برادر احمدی زمینداروں کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں۔ کہ اس دوڑ کی کامیابی میں جو امداد بھی وہ مجھ سے لینا چاہیں۔ میں اس کے لئے تیار رہوں۔ کیونکہ اس دوڑ کی بنا حسد نہیں۔ بلکہ مومنانہ جذبہ ترقی ہے۔ ہماری بڑی دقت یہ ہے۔ کہ دوسری اسٹیٹوں کے مقابلہ میں ہمارا رقبہ بہت ادنیٰ ہے۔ اس لئے جو کوشش ہم نے کرنی ہوگی۔ اس کی ضرورت ان کو نہ ہوگی۔ ہم کو ٹٹو پر سوار ہو کر عربی گھوڑے کا مقابلہ کرنا ہے۔ یہ بغیر خدا تعالےٰ کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ان کے برابر ہم کو

(بقیہ مضمون ملاحظہ ہو صفحہ ۷ کالم ۳ پر)

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۶۶۵۹ میں مبارکہ بیگم زوجہ مولوی برکت علی لائق قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر تینتالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن لدھیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش مطابق ۸ مارچ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد جسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں:۔

(۱) کڑے طلائی وزن قریباً گیارہ تولے۔ (۲) گلوبند طلائی وزن قریباً چار تولے۔ (۳) کانٹے طلائی وزن اندازہ کے طور پر ایک تولہ۔ (۴) دو عدد انگوٹھیاں طلائی وزن ۷ ماشے۔ کل زیور کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس رقم کا دسواں حصہ یعنی ایک سو روپیہ میں انشاء اللہ العزیز اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ اگر خدانخواستہ میں اپنی زندگی میں یہ ایک سو روپیہ ادا نہ کر سکی۔ تو اسکی ادائیگی میرے وارثوں کے ذمہ ہوگی۔ جو بفضلہ تعالیٰ بطیب خاطر یہ رقم ادا کر دیں گے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ علاوہ ازیں مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے مگر اس کے متعلق یہ شرط ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا فرمائے۔ تو وہ اپنے ساتھ مجھے بھی حج کرا دیں گے۔ اسلئے مہر کی رقم میں وصیت میں محسوب نہیں کرتی۔ فقط والسلام۔

الامۃ۔ مبارکہ بیگم۔ گواہ شد عبد الغنی قریشی پسر موصیہ دار الفضل لدھیانہ۔ گواہ شد خاکسار برکت علی لائق خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد اقبال احمد قریشی پسر موصیہ دار الفضل لدھیانہ

۶۶۶۰ میں مسماۃ غلام بی بی زوجہ بابو غلام احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۸ سال تاریخ بیعت تقریباً ۲۴ سال سے احمدی ساکن قادیان محلہ دار الفضل ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۱۳۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا حق مہر مبلغ ایک سو روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرنا بھی میرا فرض ہوگا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء اس حصہ کی ادائیگی میں کسی قسم کی روک پیدا کرنے کے مجاز نہ ہوں گے۔

العبدہ نشان انگوٹھا مسماۃ غلام بی بی۔ گواہ شد عبد اللطیف عفی عنہ معلم المجاہدین قادیان۔ گواہ شد محمد منور پسر موصیہ۔

۶۶۶۱ میں عبد اللطیف ولد عطر دین قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان (حال بمبئی) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ امان ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ مبلغ ۱۵۰/- روپے کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ یہ رقم تحریک جدید میں بطور قرض برائے ترجمۃ القرآن انگریزی جمع ہے۔ اس کے ملنے پر اس کا دسواں حصہ انجمن مذکور میں جمع کرا دوں گا۔ مجھے صرف دس روپے ماہوار جیب خرچ والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ اس کے بھی دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر بعد میں میری کوئی آمدنی یا جائیداد پیدا ہو گئی۔ تو اس کے دسویں حصے کی بھی مالک انجمن مذکور ہوگی۔

العبد:۔ عبد اللطیف 13, Varsova Street 2nd Floor Bombay 8

گواہ شد ڈاکٹر عطر دین عفی عنہ 13 Varsova Street 2nd Floor Bombay 8.

گواہ شد محمد حسن بقلم خود۔ Ordnance Depot Library Section Sewri Bombay P. Box 907.

۶۶۶۲ میں حسین بیگم زوجہ کپتان عمر حیات خان قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر اکتالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن بنوں ڈاکخانہ خاص ضلع بنوں صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف ایک ہزار روپیہ مہر ہے۔ جو کہ میرے خاوند نے مجھے ادا کر دیا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ دسویں حصہ کی رقم یعنی مبلغ یکصد روپیہ اس وصیت فارم کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں روانہ کر رہی ہوں۔ میری وفات پر اگر میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ الامۃ حسین بیگم۔ گواہ شد مصباح الدین آف قادیان کاتب تحریر ہذا۔ حال اردو انسٹرکٹر سکول آف آرٹلری۔ دیولالی علاقہ بمبئی ۵ مارچ ۱۹۴۳ء۔ گواہ شد عمر حیات خان خاوند موصیہ۔

۶۶۶۳ میں ڈاکٹر راجہ بشارت احمد ولد منشی محمد یوسف صاحب خوشنویس قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت سرکاری عمر تقریباً ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کڑیانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس وقت سول ہسپتال سبی بلوچستان میں ملازم ہوں۔ میری موجودہ تنخواہ مبلغ تراسی روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری موجودہ تنخواہ میں جو کمی بیشی ہوگی۔ اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ ڈاکٹر راجہ بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال سبی ۱۱/۳/۴۳۔ گواہ شد بشیر احمد ایکسائز انسپکٹر سبی موصی ۶۶۶۴ ۱۱/۳/۴۳۔ گواہ شد امین علی شاہ واٹر سپلائی فٹر سبی۔ بلوچستان موصی ۳۴۰۰ ۱۱ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش۔

۶۶۶۴ میں محمد یوسف ولد چودھری عبد اللہ خان قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۵۳ برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالوکے بھگت ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ امان ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۵۵/- روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد سے کچھ رقم ادا کر دوں۔ تو وہ وصیت کردہ حصہ سے منہا سمجھی جائیگی۔

العبد محمد یوسف معرفت آٹرن میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

گواہ شد نصر اللہ خان ملک محلہ دار الفضل قادیان ۳/۳/۴۳ گواہ شد (دستخط) S. Abdur Rahman Mehr Singh Darul Fazal Qadian

۶۶۶۵ میں غلام احمد ولد غلام حسن قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر تقریباً چالیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قتال پور ڈاکخانہ خاص براستہ سرائے سدھو ضلع ملتان صوبہ پنجاب حال ساکن محلہ دار الفضل قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے والد صاحب بفضل اللہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ اور میری ذاتی جائیداد ایک سکونتی مکان قیمتی مبلغ ۲۰۰۰ روپے محلہ دار الفضل قادیان میں ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ تنخواہ پر ہے۔ جو کہ اس وقت بمعہ فیلڈ الاؤنس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے یکصد اسی (۱۸۰) روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کیا جاتا رہے گا۔ تنخواہ کی بیشی یا کمی کی اطلاع صدر انجمن میں کرنا میرا فرض ہوگا۔ میرے مرنے پر اگر میری کوئی ایسی جائیداد ثابت ہو۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت میری زندگی میں صدر انجمن مذکور کو ادا نہ کی گئی ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ فقط الراقم خاکسار غلام احمد احمدی فیلڈ پوسٹماسٹر فیلڈ پوسٹ آفس نمبر ۱۱۹ براستہ نمبر ۱۲ ایڈوانس بیس پوسٹ آفس بقلم خود۔ گواہ شد ٹھاکر داس پیکر ایف۔ پی۔ او نمبر ۱۱۹ بقلم خود ولد نتھو رام آریہ ساکن آریہ تحصیل خانیوال ضلع ملتان۔ گواہ شد خاکسار محمد منور مولوی فاضل ساکن دار الفضل قادیان پسر موصی۔ گواہ شد وزیر احمد خان حوالدار کلرک کلرک فیلڈ پوسٹ آفس نمبر ۱۱۹ بقلم خود ولد منشی محمد دلدار خان برانچ پوسٹماسٹر دنیاں پور ضلع ملتان

۶۶۶۶ میں قاضی غلام نبی ولد قاضی محمد رمضان صاحب قوم قاضی (بھٹی) پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۲۵ء ساکن قادیان (محلہ دار الفضل حال) ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۴۳ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت ایسی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ جو کہ ورثہ کے طور پر مجھکو ملی ہوئی ہو۔ صرف محلہ دار السعتہ میں دس مرلہ زمین ہے۔ جس میں ہم دو بھائی شریک ہیں۔ جسکی قیمت ۱۲۵/- روپے ہے۔ میں اس جائیداد کے جو کہ نصف حصہ یعنی ۵ مرلہ اراضی کی قیمت ۶۲/۸/- روپے ہے۔ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرا گذارہ اس وقت ملازمت پر ہے۔ جو کہ میک ورکس کی طرف سے مجھ کو ۳۵/-/- روپے ماہوار ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز بوقت موت اگر میری اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر وصیت عاید ہوگی۔ جو کہ میرے بعد میرے ورثاء پر ادا کرنا لازم ہوگا۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائیداد ادا کر دوں تو وہ رقم میرے حصہ جائیداد سے منہا کر دی جائے۔ نیز میں اپنی ماہواری آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ العبد قاضی غلام نبی کارکن

میک ورکس قادیان۔ گواہ شد قاضی محمد منیر برادر موصی کارکن میک ورکس قادیان۔ گواہ شد عبدالغنی قریشی محلہ دارالبرکات۔

۶۶۶۷ میں مسماۃ رحیمن بیوہ میاں عبدالکریم صاحب قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۱۳ء ساکن سرہند ڈاکخانہ خاص ضلع ریاست پٹیالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۲ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ڈھائی بیگھ زمین اور تین تولہ چاندی کا زیور ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ نیز ایک رہائشی مکان ہے۔ جس میں میرا ۱/۸ حصہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر اس کے سوا اور کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ العبد ہ: مسماۃ رحیمن بیوہ میاں عبدالکریم صاحب ساکن سرہند۔ ریاست پٹیالہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حبیب احمد ولد عبدالکریم ساکن سرہند بقلم خود۔ گواہ شد امام الدین ولد علی بخش ساکن سرہند نشان انگوٹھا۔ ۲۸ ۱۲/۲۲

۶۶۶۸ ۔ میں عبداللہ نومسلم بھاگلپوری ولد کنج لال صاحب قوم احمدی پیشہ دوکانداری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۲۰ء ساکن حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا ایک مکان اپنے وطن شہر بھاگلپور میں ہے۔ جسکی قیمت اندازاً دو صد روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور میری کوئی آمدنی مقرر نہیں ہے۔ البتہ جس قدر ماہوار آمدنی ہوگی۔ اس کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ کرا دیا کروں گا۔ آمدنی ماہوار تقریباً بیس روپے ہے۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبداللہ بھاگلپوری نومسلم احمدی۔ گواہ شد سربلند خان پنشنر ... دارالفتوح کاتب وصیت گواہ شد خاکسار محمد اکبر عفا اللہ عنہ ریٹائرڈ ڈپٹی۔ وی۔ سی مہاجر قادیان دارالامان محلہ دارالفضل ۱۲ ۳/۲۳۔

۶۶۶۹ میں عبدالحق ولد میراں بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ موسیٰ حال بمبئی ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۲۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد -/۸/۷۲ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ (۱/۱۰) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصے کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اسی قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ العبد عبدالحق Mohammadi Manzil Top Floor Room No 24 Safar Abadi Gulli Bombay 3. گواہ شد عبداللطیف 13 Yarona Street 2nd Floor Bombay 8.

گواہ شد محمد حسن Ordinance Depot Library Section Sewri Bombay 15

۶۶۷۰ میں محمد عامل بدر ولد مولوی محمد عارف صاحب مرحوم قوم کلیار پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت حال دارالانوار ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۳/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد صرف ایک مکان ۵ مرلہ واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان میں ہے۔ اس مکان کی صرف ایک کوٹھڑی اور چار دیواری ہے۔ اس مکان میں ۱/۲ ۱ مرلہ زمین میری والدہ کی ہے۔ باقی حصے کے ہم دو بھائی مالک ہیں۔ اس کے علاوہ اور میری کوئی جائیداد نہیں۔ جس پر حق وصیت عاید ہو سکے۔ میرا گذارہ اس وقت اس تنخواہ پر ہے۔ جو کہ میک ورکس کی طرف سے -/۱۵ روپیہ ماہوار ملتی ہے۔ میں اس تنخواہ و حصہ جائیداد کا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ بصورت کمی بیشی تنخواہ میں دفتر ہذا کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد بوقت مرگ ثابت ہو۔ تو اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان قادیان ہوگی۔ لہٰذا میں بدیں مضمون وصیت کرتا ہوں۔ العبد خاکسار محمد عامل بدر گواہ شد ابوالہاشم خان ۱۰ ۳/۲۳ گواہ شد ظہور حسین صدر محلہ دارالانوار ۱۰ ۳/۲۳۔

۶۶۷۱ میں سلطان بی بی زوجہ میاں لال دین صاحب قوم نون پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مشین محلہ ... جہلم ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ۳/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے پاس اس وقت بصورت نقدی چار صد روپیہ ہے۔ جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ادا کر دونگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان متعلق بہشتی مقبرہ قادیان کرتی ہوں۔ والسلام۔ العبدہ۔ نشان انگوٹھا مسماۃ سلطان بی بی صاحبہ زوجہ میاں لال دین صاحب مشین محلہ ... جہلم ۷ ۳/۲۳۔ گواہ شد دستخط میاں لال دین صاحب خاوند موصیہ۔ گواہ شد عبدالرحیم بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم ۷ ۳/۲۳۔

نوٹ:۔ حق مہر موصیہ کے خاوند میاں لال دین صاحب ادا کر چکے ہیں۔ اور وہ رقم اسی چار صد روپیہ میں شامل ہے۔ بقلم خود عبدالرحیم سیکرٹری مال ومال جماعت احمدیہ جہلم

۶۶۷۲ میں سردار بیگم زوجہ میاں ظفر اسلام صاحب قوم سوہترہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۳/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ رقم مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ اور نقد روپیہ جو میرے پاس ہے وہ تین صد تیس روپے ہے۔ یہ کل رقم ۵۳۰ روپے جس

اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبدہ۔ سردار بیگم اہلیہ میاں صاحب ظفر اسلام سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دارالعلوم قادیان ۲۶ ۳/۲۳۔ گواہ شد ظفر اسلام بقلم خود۔ گواہ شد عبدالحی واقف زندگی ۲۶ ۳/۲۳۔

۶۵۹۸ ۔ میں حکیم فضل محمد احمدی ولد حکیم محمد عبداللہ صاحب قوم راول پیشہ طبابت عمر ۲۸ سال ساکن بیرسیاں ڈاکخانہ راہوں ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۳/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ایک دوکان جس کا تحتی رقبہ تقریباً چار مرلہ ہے۔ واقع آبادی موضع بیرسیاں تحصیل نواں شہر دوابہ ضلع جالندھر قیمتی تین صد روپیہ ہے۔ جو میری واحد ملکیت ہے۔ میری ماہوار آمد از پیشہ طبابت غیر متعین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدن کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ باقی ماندہ ترکہ بروئے شریعت اسلامیہ میرے ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

العبد حکیم فضل محمد احمدی حاجب بقلم خود حال ... ... نوشہرہ چھاؤنی ضلع پشاور۔ گواہ شد مرزا غلام حیدر وکیل امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ سرحد۔ گواہ شد مستری محمد اسلم بقلم خود بمقام بپی تحصیل نوشہرہ۔

۶۶۷۶ ۔ میں رشید احمد ولد مولوی غلام احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۲۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف اس خرچ پر میرا گذارہ ہے۔ جو میرے والد صاحب قبلہ کی طرف سے مجھے دوکان کے کام میں ملتا ہے۔ جس کا اندازہ بیس روپے ماہوار ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور کمی بیشی آمدنی پر ادائیگی حصہ میں فرق پڑنے پر دفتر کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر وقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ جس میں میں نے حصہ وصیت ادا نہ کیا ہو۔ تو اس کے دسویں حصے کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے ورثاء کو کوئی حق نہ ہوگا۔ المرقوم یکم مارچ ۱۹۲۳ء۔ العبد رشید احمد بقلم خود بدوملہوی گواہ شد غلام احمد بدوملہوی مولوی فاضل والد موصی۔ گواہ شد عبدالحق البوسوی غلام احمد صاحب بقلم خود۔

۶۶۸۱ ۔ میں چودھری احمد علی ولد چودھری محمد الدین قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ... ڈاکخانہ ... صوبہ ... ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ فروری ۱۹۲۳ء

حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد ماجد زندہ ہیں۔ میں اس وقت محکمہ سپلائی میں ملازم ہوں۔ میری تنخواہ مبلغ -/۶۵ روپے پینسٹھ روپے ماہوار ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ میں باقاعدہ ۱/۱۰ حصہ اپنی آمد کا ماہانہ داخل خزانہ کرواتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ العبد:۔ احمد علی بقلم خود لیس نائک انڈین سپلائی سیکشن ۳۱۴ منماڈ ضلع ناسک گواہ شد احقر جلال الدین امینی حوالدار آئی۔ آر۔ بی۔ ایس۔ ڈی منماڈ ۲۳/۳/۱۵۔ گواہ شد مبارک علی بقلم خود لیس نائک انڈین سپلائی سیکشن ۳۱۵ منماڈ۔

۶۶۲۱ - میں سعیدہ فرحت بنت مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی قوم راجپوت کھچی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں سے فی الحال سات سو روپیہ مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور تین صد روپیہ جو میرے لئے قبلہ والد صاحب نے جمع کیا ہوا ہے۔ کل مبلغ ایک ہزار کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر بوقت میری وفات کوئی جائیداد ایسی ثابت ہو۔ جس کے دسویں حصہ کو میں داخل نہ کر سکی ہوں۔ تو اس کی بھی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء کو کوئی حق نہ ہوگا۔ اور آئندہ کمی بیشی اپنی ملکیت کی اطلاع دفتر کو دیتی رہوں گی۔ المرقوم یکم مارچ ۱۹۴۳ء۔ العبدہ۔ سعیدہ فرحت بقلم خود بنت مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی ۴۳/۳/۱۔ گواہ شد غلام احمد مولوی فاضل بدوملہوی بقلم خود والد موصیہ۔ گواہ شد عبد الرؤف بقلم خود کلرک ہیڈ پوسٹ آفس ملتان خاوند موصیہ۔

۶۵۹۶ - میں عبد الرشید ولد مولوی عبد الحق صاحب قوم کھچی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی اپنی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد ماجد بفضل الٰہی زندہ ہیں۔ ہاں میں مبلغ پچھتر روپے ماہوار ملٹری میں ملازم ہوں۔ جس کے ۱/۸ (آٹھویں حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے سوا میری وفات کے بعد اگر اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی ادائیگی کے میرے ورثاء پابند ہوں گے۔ العبد عبد الرشید بقلم خود ولد مولوی عبد الحق صاحب قوم راجپوت کھچی ساکن قادیان گواہ شد غلام احمد مولوی فاضل بدوملہوی برادر موصی۔ گواہ شد بشیر احمد سیالکوٹی مولوی فاضل محلہ دار الرحمت قادیان دار الامان

۶۶۸۵ - میں عطاء اللہ ولد میاں تصدق حسین صاحب قوم رانجھا احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ ۱/۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا۔ ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) چالیس بیگھہ زمین زرعی واقع موضع چاوہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا جس کی اوسط قیمت بحساب یکصد پچیس ۱۲۵ روپے فی بیگھہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے۔ (۲) ایک مکان واقع سرگودھا بلاک ۹ جس کے نصف کا میں مالک ہوں۔ (نصف کے مالک میرے بھائی بدر سلطان صاحب اختر مجاہد تحریک جدید قادیان ہیں) کل رقبہ مکان تقریباً ۹ ۱/۲ مرلے ہے۔ اور میرے نصف حصہ کی قیمت سوا دو ہزار -/۲۲۲۵ روپے ہے۔ (۳) ۱/۴ ۱ کنال زمین سکنی واقع محلہ دار الفضل قادیان جس کی قیمت ساڑھے پانچ صد روپیہ ہے۔ کل جائیداد غیر منقولہ مذکورہ بالا کی قیمت مبلغ -/۷۷۷۵ روپے سات ہزار سات سو پچھتر روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو ملازمت کے سلسلہ میں اس وقت مع جنگی و لوکل الاؤنس کے چھتیس ۳۶ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جوں جوں میری آمد تنخواہ میں تغیر ہوتا رہیگا اس کے مطابق ساتھ ساتھ ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے اپنا حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔

نوٹ:۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں۔ تو میرے مرنے پر وہ رقم حصہ جائیداد سے منہا کی جائے گی۔ فقط۔ العبد عطاء اللہ ولد میاں تصدق حسین صاحب مرحوم قوم رانجھا بلاک ۹ سرگودھا گواہ شد خاکسار غلام رسول احمدی ہیڈ سگنیلر ہیڈ پوسٹ آفس سرگودھا۔ زعیم خدام الاحمدیہ سرگودھا۔ گواہ شد فضل احمد اے ڈی۔ آئی مدارس سرگودھا ۴۳/۴/۱۵۔

۶۶۸۴ - میں محمد حسن آسان احمدی دہلوی ولد مولوی محمود الحسن خاں صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ترپن ۵۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دہلی ڈاکخانہ دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ ملازم ہوں۔ تنخواہ -/۱۹۵ ایک سو پچانوے روپے ماہوار انکم ٹیکس وضع کرکے -/۱۹۰ روپے ملتے ہیں۔ چنانچہ پہلا چندہ وصیت انیس ۱۹ روپے اور تین روپے زائد بموجب شرط اول و اعلان وصیت کل بائیس روپے بابت ماہ مارچ ۱۹۴۳ء دے دیئے ہیں۔ اور رسید حاصل کر لی ہے۔ نمبر رسید ۱۵ ہے بک ۳۳۵۷۔

میں بقائمی ہوش و حواس بلا اکراہ و جبر وصیت اپنی آمدنی اور جائیداد جو میرے مرنے پر ثابت ہو کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ انشاء اللہ دسواں حصہ اپنی آمد کا ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد محمد حسن آسان احمدی دہلوی بقلم خود ۴۳/۴/۱۸ گواہ شد نذیر احمد احمدی امیر جماعت احمدیہ دہلی گواہ شد نصیر الحق سیکرٹری امور عامہ ۴۳/۴/۱۸ گواہ شد عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی ۴۳/۴/۱۸

۶۶۸۳ - میں شیخ فضل حق احمدی ولد شیخ عبد الحق صاحب مرحوم قوم قانونگو شیخ پیشہ ملازمت ریٹائرڈ عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن قادیان دار الامان محلہ دار الرحمت ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جس قدر میری ذاتی جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد جس کا کہ میں واحد مالک ہوں۔ حسب ذیل ہے۔ ایک پختہ مکان واقع محلہ دار البرکات جو کہ ایک کنال زمین پر ہے۔ جس پر مبلغ دس ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔

میرے گھر میں ضروریات زندگی کا جو بھی سامان ہے۔ مثلاً فرنیچر۔ برتن۔ بستر۔ کپڑے وغیرہ وغیرہ وہ سب کا سب بااختیار و مرضی اپنی اہلیہ صاحبہ کے اپنے لڑکے شیخ ضیاء الحق صاحب احمدی کے نام پر ہبہ کرتا ہوں۔ جس کا وہ ہماری یعنی میاں بیوی کی وفات کے بعد مالک ہوگا۔ اور یہ سامان وصیت میں شمار نہ ہوگا۔ کیونکہ تکمیل مکان میں میرے لڑکے نے اپنی جیب خاص سے ڈیڑھ دو ہزار روپیہ لگایا ہوا ہے۔

میری وفات کے بعد میرے ورثاء ذمہ وار ہوں گے۔ کہ وہ میری وصیت کا روپیہ ادا کریں۔ ورنہ بصورت دیگر صدر انجمن احمدیہ قادیان مجاز ہوگی۔ کہ وہ میری تحریر کردہ وصیت کا روپیہ متروکہ جائیداد سے وصول کرے۔ اور نیز ہر دو میری لڑکیاں نام فاطمہ بی بی صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و احمدی بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو شریعت کی رو سے میری متروکہ جائیداد میں سے شرعی حصہ جات ادا کئے جائیں۔ میری وفات کی صورت میں میری بیوی نواب بیگم صاحبہ تاحین حیات مکان اور سامان وغیرہ کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی مجاز ہوگی۔ ماسوا اسکے میں یہ بھی تحریر کرتا ہوں۔ کہ اگر میری کوئی اور ماہوار آمدن ہوئی۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا انشاء اللہ العزیز دعا ہے۔ کہ مولا کریم میری یہ تحریر کردہ وصیت کو قبول فرمائے آمین

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔ والسلام۔

العبد: شیخ فضل حق احمدی ریٹائرڈ ریلوے گارڈ دار البرکات قادیان مورخہ ۵ امان ۱۳۲۲ ہش۔ گواہ شد حاجی محمد اسمٰعیل محلہ دار البرکات نائب صدر محلہ۔ گواہ شد ڈاکٹر محمد الدین صدر محلہ گواہ شد عاجز شیخ ضیاء الحق احمدی ابن شیخ فضل حق صاحب احمدی (حال الیکٹریکل اوورسیر نئی دہلی۔ سی۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی) ۴۳/۳/۹

۶۶۸۲ - میں عبد القادر مونس دہلوی ولد ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب دہلوی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الفضل قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میں ملٹری سروس میں بمشاہرہ ترسیٹھ ۶۳ روپے پر کام کر رہا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ اپنی آمد کا دسواں حصہ تاحیات داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کراؤں گا۔ تو وہ میرے مرنے کے بعد میرے حصہ جائیداد میں سے منہا کر لی جائے گی۔

العبد عبد القادر دہلوی (مولوی فاضل) پسر ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب دہلوی محلہ دار الفضل قادیان۔ گواہ شد حافظ شفیق احمد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان دار الامان۔ گواہ شد مولا بخش پنشنر محلہ دار الفضل قادیان۔